روزنامہ
ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 3 اپریل 2002ء، 19 محرم 1423 ہجری - 3 شہادت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 74

آسمانی برکت

حضرت سمرہ بن جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم بعض دفعہ آنحضرت ﷺ کے ہاں ایک بڑے برتن سے صبح سے شام تک کھاتے رہتے تھے اور دس آدمی یکے بعد دیگرے کھانے میں شریک ہوتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا کہ اس برتن میں کھانا کس طرح بڑھتا رہتا تھا انہوں نے کہا اس میں تعجب کی کیا بات ہے یہ کھانا آسمان سے بڑھتا تھا

(جامع ترمذی کتاب المناقب باب فی آیات اثبات نبوة النبیؐ حدیث نمبر 3558)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عرصہ تیس برس کے قریب گزرا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بلند چبوترہ ہے جو دوکان کے مشابہ ہے اور شاید اس پر چھت بھی ہے اس میں ایک نہایت خوبصورت لڑکا بیٹھا ہے جو قریباً سات برس کی عمر کا تھا۔ میرے دل میں گزرا کہ یہ فرشتہ ہے اس نے مجھے بلایا یا میں خود گیا یہ یاد نہیں۔ لیکن جب میں اس کے چبوترہ کے پاس جا کر کھڑا ہوا تو اس نے ایک نان جو نہایت لطیف تھا اور چمک رہا تھا اور بہت بڑا تھا گویا چار نان کے مقدار پر تھا اپنے ہاتھ میں پکڑ کر مجھے دیا اور کہا کہ یہ نان لو۔ یہ تمہارے لئے اور تمہارے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔ سو دس برس کے بعد اس خواب کا ظہور ہو گیا۔ اگر کوئی دل کی صفائی سے قادیان میں آکر رہے تو اسے معلوم ہوگا کہ وہی روٹی جو فرشتے نے دی تھی دو وقت ہمیں غیب سے ملتی ہے۔ کئی عیالدار دو وقت یہاں سے روٹی کھاتے ہیں کئی نابینا اور اپاہج اور مسکین دو وقت اس لنگر خانہ سے روٹی لے جاتے ہیں اور ہر ایک طرف سے مہمان آتے ہیں اور اوسط تعداد روٹی کھانے والوں کی ہر روز دو سو اور کبھی تین سو اور کبھی زیادہ ہوتی ہے جو دو وقت اس لنگر سے روٹی کھاتے ہیں اور دوسرے مصارف مہمانداری کے الگ ہیں اور اوسط خرچ بہت کفایت شعاری سے پندرہ سو روپیہ ماہواری ہوتا ہے مگر اور کئی متفرق خرچ ہیں جو اس کے علاوہ ہیں۔ اور یہ خدا کا معجزہ بیس برس سے میں دیکھ رہا ہوں کہ غیب سے ہمیں وہ روٹی ملتی ہے اور نہیں معلوم ہوتا کہ کل کہاں سے آئے گی لیکن آجاتی ہے۔ حضرت عیسیٰ کے حواریوں کی تو یہ دعا تھی کہ اے خدا ہمیں روز کی روٹی دے لیکن خدائے کریم ہمیں بغیر دعا کے ہر روز کی روٹی دے رہا ہے اور جیسا کہ فرشتہ نے کہا تھا کہ یہ روٹی تمہارے لئے اور تمہارے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔ اسی طرح خدائے کریم مجھے اور میرے ساتھ کے درویشوں کو ہر روز اپنی طرف سے یہ دعوت بھیجتا ہے پس ہر روز نئی دعوت اس کی ہمارے لئے ایک نیا نشان ہے۔

(حقیقة الوحی ۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 290)

دس ماہ میں حفظ قرآن کی تکمیل

احباب جماعت کو یہ جان کر بے حد خوشی ہوگی کہ مدرستہ الحفظ ربوہ کے ایک ہونہار طالب علم مکرم سفیر احمد ورک صاحب ابن مکرم نصیر احمد ورک صاحب مکان نمبر 9/2 دارالبرکات ربوہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے دس ماہ کے قلیل عرصہ میں حفظ قرآن کریم مکمل کر کے ریکارڈ قائم کیا ہے۔ مکرم سفیر احمد ورک صاحب مورخہ 21- اپریل 2001ء کو مدرستہ الحفظ میں داخل ہوئے اور مورخہ 20 فروری 2002ء کو حفظ قرآن کریم مکمل کرنے کی سعادت پائی۔ مکرم سفیر احمد ورک دوران سال مسلسل چھ ماہ سب سے زیادہ حفظ کرنے کا انعام حاصل کرتے رہے۔ آپ مکرم بشیر الدین صاحب دارالبرکات ربوہ کے پوتے اور مکرم غلام رسول صاحب حال کینیڈا کے نواسے ہیں۔ آپ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

(پرنسپل مدرستہ الحفظ)

نتیجہ امتحان سہ ماہی چہارم 2001ء
قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

امتحان سہ ماہی چہارم 2001ء میں پاکستان کی 254 مجالس کے 3482 انصار نے شرکت کی۔

درج ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

اول: مکرم منصور احمد لکھنوی صاحب - گلشن اقبال کراچی

دوم: مکرم عبدالمنان محمود صاحب شاہکوٹی نارتھ کراچی

سوم: مکرم محمد اصغر عتیق صاحب دارالحمد فیصل آباد

مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب حافظ آباد شہر

علاوہ ازیں 74 انصار نے یہ امتحان خصوصی گریڈ اے حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے اور علم و فضل میں ترقیات سے نوازے آمین۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

احباب محتاط رہیں

آج کل ربوہ میں بعض لوگ مختلف گھروں میں رابطہ کر کے اہل خانہ کو بتاتے ہیں کہ فلاں شہر میں رہائشی سکیم جاری ہے جس کی معمولی فیس ہے اور قرعہ اندازی کے ذریعہ آپ کا پلاٹ نکل سکتا ہے اور اس

باقی صفحہ 7 پر

اللہ تعالیٰ زیبائش کو ہی پسند کرتا ہے

مرکز سلسلہ ربوہ کو صاف ستھرا اور خوبصورت شہر بنائیں

تم شہر کو خوبصورت بناؤ تا تمہارے دل بھی خوبصورت ہو جائیں

حضرت مصلح موعودؓ کا ایک پر معارف ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی نے 1955ء میں اپنی ایک تقریر میں فرمایا:۔

''شہر کی صفائی کا باقاعدہ انتظام نہ ہونے کی وجہ سے شہر کی جو بدنامی ہوتی ہے اس سے سلسلہ کی بھی بدنامی ہوتی ہے۔ ربوہ مشہور شہر ہے۔ جو لوگ پاکستان آئیں گے وہ اب یہاں بھی آئیں گے۔ اگر یہاں صفائی کا معیار دوسرے شہروں کی صفائی سے بلند ہوگا۔ تو وہ یہ کہیں گے کہ احمدیوں کی تنظیم تو بہت اچھی ہے لیکن ان کا شہر بہت گندہ ہے۔ پس شہر کی صفائی کی طرف توجہ کرو۔ اور درخت اور پھول اور سبزیاں اگاؤ، جن لوگوں نے گھروں میں درخت لگائے ہوئے ہیں۔ انہیں دیکھ کر دل بہت خوش ہوتا ہے گلی میں سے گزریں تو لہلہاتے درخت نہایت بھلے معلوم ہوتے ہیں لیکن اصل میں یہ کام میونسپل کمیٹی اور لوکل انجمن کا ہے۔ اگر سارے مل کر کوشش کریں تو وہ شہر کو دلہن بنا سکتے ہیں۔ اور اگر ایسا ہو جائے تو باہر سے آنے والے یہاں سے خوشگوار اثر لے کر جائیں گے دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی چھوٹی باتوں میں کتنے بڑے نکات بیان فرمائے ہیں۔ احادیث میں آتا ہے آپؐ نے فرمایا ان اللہ جمیل یحب الجمال۔ اللہ تعالیٰ خود بھی خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند بھی کرتا ہے۔ اب یحب الجمال کے یہ معنے تو نہیں کہ انسان کے ناک، کان، ہاتھ اور آنکھیں خوبصورت دکھائی دیں۔ یہ چیزیں تو انسان بناتا ہی نہیں، یہ تو خدا تعالیٰ بناتا ہے۔ اس لئے یحب الجمال سے وہ خوبصورتی مراد نہیں جو خدا تعالیٰ بناتا ہے بلکہ اس سے مراد وہ خوبصورتی ہے جو ہمارے اختیار میں ہے اور وہ صفائی ہے۔ ہر چیز کو نظافت سے رکھنا اور ہر چیز کو سلیقہ سے رکھنا۔ یہی وہ جمال ہے جو ہم خود بناتے ہیں ورنہ ناک، کان، ہاتھ اور آنکھیں تو نہ ہم بناتے ہیں اور نہ انسانوں میں سے کوئی اور بناتا ہے۔ ان کو بنانے والا تو خود خدا تعالیٰ ہے۔ اس لئے اگر یہ اچھے ہیں تو ہماری کوئی خوبی نہیں۔ اور اگر اچھے نہیں تو ہمارا کوئی گناہ نہیں۔ لیکن اپنے گھر کے سامنے صفائی رکھنا تو ہماری خوبی ہے، سبزہ، درخت اور پھول لگانے تو ہماری خوبی ہیں۔ اب بھی جب میں تصور کرتا ہوں تو یورپ کا نظارہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے، ہر گھر میں دروازوں کے آگے چھجے بنے ہوئے ہیں اور ان پر بکسوں میں بھری ہوئی مٹی پڑی ہے۔ اور اس میں پھول لگے ہوئے ہیں۔ جس گلی میں سے گزرو، پھول ہی پھول نظر آتے ہیں اور سارا شہر ایک گلدستہ کی طرح معلوم ہوتا ہے ربوہ بھی اسی طرح بنایا جا سکتا ہے۔ بڑی محنت کی ضرورت نہیں تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ اس سے بیوی بچوں کو باغبانی کا فن بھی آجاتا ہے، صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے اور کچھ آمد کی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے مثلاً گھروں میں خربوزے، ککڑی اور دوسری چیزیں لگا دی جائیں تو خوبصورتی کی خوبصورتی نظر آئے گی، صحت بھی اچھی رہے گی اور کھانے کو ترکاری بھی مل جائے گی جو یہاں نصیب نہیں میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ یورپ کا ڈاکٹر بھی کہتا ہے کہ سبزیاں کھاؤ، اور پاکستان کا ڈاکٹر بھی کہتا ہے کہ سبزیاں کھاؤ، مگر پاکستان میں سبزیاں نہیں ملتیں۔ اگر لوگ گھروں میں سبزیاں لگانے لگ جائیں اور سبزیاں کھانے کی عادت ڈالیں تو اس سے ان کی صحت میں بھی ترقی ہوگی۔ اور پھر جو شخص گھروں میں سبزیاں لگائے گا۔ اور اسے سبزیاں کھانے کی عادت ہوگی۔ وہ دکاندار سے بھی اصرار کرے گا کہ سبزیاں لاؤ۔ اور دکاندار آگے زمینداروں سے اصرار کرے گا کہ تم سبزیاں اگاؤ۔ اس طرح ملک میں سبزیاں کاشت کرنے کا رواج عام ہو جائے گا۔

پس تم شہر کو خوبصورت بناؤ، تا تمہارے دل بھی خوبصورت ہو جائیں۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا کس قدر خیال تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ لوگو! نماز میں تم اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو۔ اگر تم صفیں سیدھی نہیں کرو گے تو تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ اب صفیں سیدھی رکھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ دور سے دیکھنے والے کو صفیں خوبصورت معلوم ہوں۔ پس ان اللہ جمیل یحب الجمال سے مراد زیبائش ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود بڑا دیدہ زیب ہے اور وہ زیبائش کو ہی پسند کرتا ہے سو تم اپنے اندر زیبائش پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا اور تمہاری مدد کرے گا''۔

(الفضل 14 دسمبر 1955ء ص6)

غزل

غیر تھا پہلے بھی حال دل مگر ایسا نہ تھا
وہ جدا ہو جائے گا مجھ سے کبھی سوچا نہ تھا

میں نے آنکھوں سے اسے پرکھا کوئی دھوکا نہ تھا
کوئی کیسا ہے یہ پیشانی پہ تو لکھا نہ تھا

بیوفائی کا کسی جانب سے کچھ کھٹکا نہ تھا
اب یہ حالت ہے کہ جیسے کوئی بھی اپنا نہ تھا

دعوی داران محبت بھول جائیں گے ہمیں
دل میں ایسا وسوسہ بھی آج تک گزرا نہ تھا

رفتہ رفتہ چل بسے سب انتظار دید میں
فصل گل آئی تو کوئی دیکھنے والا نہ تھا

ہم نے دانستہ رہ الفت میں رکھا ہے قدم
یہ غلط ہے پہلے کچھ سوچا نہ تھا سمجھا نہ تھا

بن گئی تنقید دشمن باعث اصلاح نفس
ہم نے اس انداز سے خود کو کبھی جانچا نہ تھا

کتنی خوش فہمی تھی اپنی ذات سے تم کو سلیم
تم نے جب تک اپنے اندر جھانک کر دیکھا نہ تھا

سلیم شاہجہانپوری

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی جناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

نصر اللہ خان ناصر صاحب

حضرت حافظ مولوی محمد فیض الدین صاحب سیالکوٹی

سعید فطرت عالم دین اور صاحب عرفان "اللہ والے"

پنجاب کا علاقہ سیالکوٹ ایک مردم خیز خطہ ہے اور علم وفن میں اعلیٰ صلاحیتیں رکھنے والوں کا یہ مسکن ہے۔ یہاں علمی و ادبی شخصیات کے ساتھ ساتھ نہایت قابل سیاسی راہنماؤں اور دانشوروں نے بھی جنم لیا ہے۔ سیالکوٹ شہر دو ہزار سالہ قدیمی تہذیب وتمدن کا امین ہے۔ اور اس نے ہر نو وارد کا خندہ پیشانی سے استقبال کیا ہے۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بھی سیالکوٹ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ جب یہ شہر عیسائیت اور دیگر تحریکات کی یلغار سے متاثر تھا تو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (بانی سلسلہ احمدیہ) نے اپنی اوائل عمر میں دین حق کی مخالف تحریکات کا مقابلہ کیا اگرچہ آپ اپنے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کرتے ہوئے یہاں ملازمت کے لئے آئے تھے مگر آپ کا دل دنیا سے اچاٹ تھا آپ دینی مشاغل میں مصروف رہتے۔ قرآن کریم کے بکثرت مطالعہ اور عبادات میں مستغرق ہوتے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے عرصہ قیام 1864ء تا 1868ء میں ایک حلقہ احباب ایسا بھی پیدا ہوا جو دین کے لئے ہمدردی اور محبت میں آپ کے ساتھ تھے۔ تاہم یہ عرصہ گمنامی کا تھا آپ کو محلہ اور گلی کوچہ کے لوگ بھی نہ جانتے تھے۔ قادیان آکر آپ نے براہین احمدیہ تالیف کی۔ تالیف براہین احمدیہ کے ساتھ مذہبی حلقے آپ کو جاننے لگے اور لوگوں کی آپ سے عقیدت ہوئی اور دینی حلقوں میں آپ کو مقبولیت حاصل ہوئی۔ اور جب آپ نے اذن الٰہی سے بیعت لینے کا اعلان کیا تو ایک بڑی تعداد علماء اور سعید فطرت احباب کی حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت میں شامل ہوئی اور جب حضرت اقدس ایک مرتبہ 1904ء میں سیالکوٹ تشریف لائے تو جامع احمدیہ کبوترانوالی کشمیر محلہ کے حضرت حافظ محمد فیض الدین صاحب ..... بھی ان مبارک وجودوں میں سے تھے۔ جو آغوش احمدیت میں آئے۔

حضرت اقدس کو ایک خاص تعلق اس شہر سے رہا آپ اپنے زمانہ قیام سیالکوٹ کے کوائف وحالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اگرچہ میں ..... براہین کی تالیف کے زمانہ کے قریب اسی شہر میں قریباً سات سال رہ چکا۔ تاہم آپ صاحبوں میں ایسے لوگ کم ہونگے جو مجھ سے واقفیت رکھتے ہیں کیونکہ میں اس وقت ایک گمنام آدمی تھا اور احد من الناس تھا اور میری کوئی عظمت اور عزت لوگوں کی نگاہ میں نہ تھی مگر وہ زمانہ میرے لئے نہایت شیریں تھا کہ انجمن میں خلوت تھی اور کثرت میں وحدت تھی اور شہر میں ایسا رہتا تھا جیسا کہ ایک شخص جنگل میں۔ مجھے اس زمین سے ایسی ہی محبت ہے جیسا کہ قادیان سے کیونکہ میں اپنے اوائل زمانہ کی عمر میں سے ایک حصہ اس میں گزار چکا ہوں۔ اور شہر کی گلیوں میں بہت سا پھر چکا ہوں۔ میرے اس زمانہ کے دوست اور مخلص اس شہر میں ایک بزرگ ہیں یعنی حکیم حسام الدین جن کو اس وقت بھی مجھ سے بہت محبت رہی ہے"۔

(لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 243)

پھر اس شہر نے حضرت اقدس کی نگاہ میں جو عظمت حاصل کی اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

"میرے آنے پر میرے دیکھنے کیلئے ہزارہا مخلوقات اس شہر کی ہی اسٹیشن پر جمع ہو گئی تھی اور صدہا مردوں اور عورتوں نے اسی شہر میں بیعت کی اور میں وہی شخص ہوں جو براہین احمدیہ کے زمانہ سے تخمیناً سات آٹھ سال پہلے اسی شہر میں قریباً سات برس رہ چکا تھا اور کسی کو مجھ سے تعلق نہ تھا اور نہ کوئی میرے حال سے واقف تھا"۔

(لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 242-243)

حضرت اقدس کا سفر سیالکوٹ 1904ء اور آپ کا استقبال

حضرت اقدس مسیح موعود نے عرصہ قیام سیالکوٹ 1864ء تا 1868ء کے بعد متعدد بار سیالکوٹ کا سفر اختیار کیا مگر 1904ء کا سفر سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ حضرت اقدس 27 اکتوبر 1904ء کو سیالکوٹ پہنچے اور 3 نومبر کو واپس قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔ سیالکوٹ کے احمدی احباب نے نہایت والہانہ استقبال کیا۔ جماعت کی طرف سے مطبوعہ خیر مقدم بھی تقسیم کیا گیا۔

سیالکوٹ میں پبلک لیکچر

حضرت اقدس نے قیام سیالکوٹ کے دوران فیصلہ فرمایا کہ ایک پبلک لیکچر کا انتظام کیا جائے چنانچہ اس غرض کے لئے 2 نومبر 1904ء کی تاریخ مقرر کی گئی۔ اور بذریعہ اشتہار اعلان عام کر دیا گیا۔

2 نومبر کو میاں فضل حسین بیرسٹر کی تحریک اور حاضرین کی تائید سے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب ..... جلسہ کے صدر قرار پائے۔ اور حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے نہایت دل آویز انداز میں حضرت اقدس کا مضمون پڑھ کر سنایا۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے قیام سیالکوٹ کے موقعہ پر جہاں نہایت شدت سے مخالفت ہوئی اور جلسہ گاہ کے قریب مولویوں نے مخالفانہ تقریریں کیں راستوں میں خشت باری کی گئی اور نازیبا حرکتیں کی گئیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی مقبولیت عطا فرمائی۔ اور گردونواح کے اضلاع گجرات گوجرانوالہ اور جہلم کے احباب سمیت کثرت سے لوگوں نے شرف بیعت حاصل کیا۔ اس قیام سیالکوٹ کے موقعہ پر ہی حضرت حافظ مولوی محمد فیض الدین صاحب ..... بھی بیعت کر کے آغوش احمدیت میں آ گئے۔

حضرت حافظ مولوی فیض الدین صاحب کے کوائف وحالات

حضرت حافظ مولوی فیض الدین صاحب کے بارہ میں آپ کے خاندانی حالات کا مختصر تذکرہ یوں ہے۔ یہ حالات حیات فیض مولفہ مولانا عبدالمالک صاحب سے لئے گئے ہیں۔

"آپ کے آباؤاجداد عرب سے آکر اس علاقہ میں آباد ہوئے تھے آپ کے دادا صاحب کا اسم گرامی میاں حسن صاحب تھا اور وہ ایک وسیع حلقہ ارادت رکھتے تھے۔ یہی حال آپ کے والد بزرگوار مولوی غلام مرتضیٰ صاحب کا تھا۔ اس خاندان کی بزرگی اور تقویٰ وطہارت کا لوگوں پر یہ اثر تھا کہ اس کی وجہ سے ان کے نام ہی "اللہ لوک" (یعنی اللہ والے لوگ) مشہور تھا۔ اور جس محلہ میں وہ رہتے تھے وہ "محلہ اللہ لوکاں" یعنی اللہ والوں کا محلہ کہلاتا تھا اور اس میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری تھا۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام رسول بی بی تھا اور وہ موضع جھلکی ضلع جہلم کے مشہور سجادہ نشین خاندان سے تھیں ان کے والد ماجد کا نام میاں فضل احمد اور دادا کا نام کالے شاہ تھا۔ ..... خدا تعالیٰ نے مولوی غلام مرتضیٰ صاحب کو دو فرزند عطا فرمائے بڑے بیٹے کا نام مظفر الدین اور چھوٹے بیٹے کا نام محمد فیض الدین رکھا گیا۔ یہی چھوٹے بیٹے بڑے ہو کر اپنے والد بزرگوار کے جانشین ہوئے"۔

(حیات فیض صفحہ 10)

آپ کا احمدیت قبول کرنا

حضرت حافظ مولوی محمد فیض الدین ..... حنفی مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے۔ اور اسی ماحول میں آپ کی تربیت ہوئی تھی۔ اعتقاد ورسوم کے پابند تھے۔ آپ کے قبول احمدیت میں بڑا محرک آپ کی فطرت سعیدہ تھی تقلید سے ہٹ کر جب آزاد ذہن اور فکر ونظر سے کام لیا تو اپنے فطرتی جوش واخلاص سے احمدیت کی طرف سفر اختیار کیا۔ حیات فیض میں آپ کے قبول احمدیت کا ذکر یوں ہے۔

"آپ کا علم اور شعور جوں جوں بڑھتا گیا آپ میں ایک تبدیلی آتی چلی گئی۔ اور بالآخر آپ نے پیری مریدی کے پرانے طریق کو ترک ...یا .... آپ غیر مقلدین میں شامل ہو گئے یہ زمانہ ایسا تھا کہ تمام اہل مذہب میں اپنے اپنے مذہب کی حمایت میں ایک جوش پایا جاتا تھا لیکن (دین حق) کے لئے وہ زمانہ نازک تھا۔ کیونکہ وہ چاروں طرف سے دشمنوں کے نرغے میں گھرا ہوا تھا۔ اور مدافعت کا کوئی مناسب حال معقول انتظام نہ تھا ایسے نازک زمانہ میں خدائے تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو حمایت دین کے لئے مبعوث فرمایا ..... اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود کی جانب سے جو کوشش اور کاروائیاں ظہور میں آئیں ان سے سنجیدہ روحیں متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔ گو آپ علمائے اہل حدیث کی مجالس میں بیٹھا کرتے تھے اور کبھی کبھی حضور کے دعویٰ پر بھی تنقیدیں کرتے تھے لیکن حضرت مسیح موعود کے عشاق سے بھی آپ کے دوستانہ مراسم پیدا ہو چکے تھے۔ چنانچہ آپ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ..... اور حضرت میر حامد شاہ صاحب ..... کی صحبت میں بیٹھتے اور سلسلہ کے متعلق معلومات حاصل کرتے۔ چوہدری غلام سرور صاحب نے بتایا کہ حضرت مولوی فیض الدین صاحب فرماتے تھے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ایک عالم مگر آزاد خیال انسان تھے داڑھی منڈواتے تھے مگر حضرت مسیح موعود کی بیعت کے بعد داڑھی رکھ لی اور دین کاموں میں نے ان کو عاشق صادق پایا تو میرے دل نے سمجھ لیا کہ جس وجود نے مولوی صاحب میں تبدیلی پیدا کر دی ہے وہ یقیناً خدا کا فرستادہ ہے۔ آپ نے بیعت 1904ء میں کی جب حضرت مسیح موعود سیالکوٹ تشریف لائے تھے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ حضور کی تشریف آوری سے قبل انتظامات کیلئے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ..... سیالکوٹ آئے تھے اور حضرت حامد علی شاہ صاحب ..... کے مکان پر تشریف رکھتے تھے ایک دن مولوی محمد فیض الدین صاحب آپ سے ملنے آئے تو گفتگو کے دوران میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ..... نے فرمایا کہ مولوی صاحب اب تو ہدایت

کا آفتاب کافی چڑھ گیا ہے آپ عالم دین ہیں آپ کو دیر نہیں کرنی چاہئے اور بیعت کر لینی چاہئے۔ مولوی فیض الدین صاحب نے سن کر فرمایا اب دیر نہ ہوگی اور پھر آپ نے حضور کے سیالکوٹ کے قیام کے دوران میں بیعت کرلی''۔

(حیات فیض صفحہ 14 تا 17)

یہ وہ زمانہ تھا جب حضرت اقدس مسیح موعود کی شدت سے مخالفت جاری تھی۔ لیکچر سیالکوٹ اسی موقعہ پر پیش کیا گیا۔ اور گردونواح کے اضلاع سے بکثرت احباب نے حضرت اقدس کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ مخالفت کا ایک طوفان بھی اٹھا ہوا تھا۔ جس کی لپیٹ میں حضرت مولوی صاحب بھی آ گئے۔

آپ کی شدید مخالفت

آپ کا خاندان معزز علمی خاندان تھا۔ افراد خاندان کا حافظ قرآن بننا ایک امتیاز تھا۔ حضرت مولوی فیض الدین صاحب .... نے قرآن کریم حفظ کیا اور موضع ساہو والہ کے مولوی غلام حسن صاحب سے عربی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ علم حدیث سے بھی آپ کو خاص شغف تھا اس طرح آپ کا شمار سیالکوٹ کے جید علماء میں ہوتا تھا۔

قبول احمدیت کے ساتھ ہی آپ کی مخالفت شروع ہوگئی۔ ایذا رسانی کا ہر حربہ آپ کے خلاف آزمایا گیا۔ مگر آپ نے نہایت صبر و استقامت کا نمونہ دکھایا۔ آزمائش کی یہ ایک طویل داستان ہے جس کی ایک جھلک ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

خاندانی مخالفت

''آپ کے ماموں زاد مولوی عبدالمجید صاحب اور آپ کی والدہ صاحبہ اور آپ کے سسرال والوں نے شدید مخالفت کرنا شروع کر دی۔ کبھی آپ کو باپ دادے کا نام ڈبونے والا بتایا جاتا کبھی کہا جاتا کہ اس نے خاندان کی ناک کٹوادی ہے۔ صبح و شام آپ کو گالیاں سننا پڑتیں آپ کے سسرال والوں نے

آپ کی پہلی بیوی پر دباؤ ڈالنا شروع کیا کبھی یہ کہہ کر اکسایا جاتا کہ تیرا خاوند کافر ہوگیا ہے کبھی یہ کہہ کر کہ تیرا نکاح ٹوٹ چکا ہے میکے چلے جانے پر زور دیا جاتا بالآخر آپ کی بیوی کا بھائی یہ جھوٹ بول کر کہ والدہ کی حالت خراب ہے اس کا منہ دیکھ لو اپنی بہن کو گھر لے گیا اس زمانہ میں طاعون کا زور تھا آپ کی یہ بیوی وہاں جا کر فوت ہوگئی۔

......سارا محلّہ اور شہر آپ کے خلاف ہوگیا آپ کے ماموں زاد بھائی نے مخالفین سے مل کر آپ کو بے حد ستایا............''

''موجودہ جامع .... احمدیہ سیالکوٹ جو کبوترانوالی......... کے نام سے مشہور ہے مولوی صاحب کے دادا جان حسن صاحب نے بنوائی تھی اس ....اور اس کے ساتھ ملحقہ مکانات اور دو کانوں کے آپ وارث ہوئے ایک اور مسجد جو گلی کے سرے (جنوبی جانب سڑک پر۔ ناقل) پر واقع تھی وراثتاً مولوی صاحب کی تولیت میں آئی قبول احمدیت کے بعد.........غیر احمدیوں کو نماز پڑھنے کے لئے دے دی چنانچہ میاں فخرالدین صاحب اس میں ان کی امامت کراتے تھے اور کبوترانوالی (جامع احمدیہ۔ ناقل) میں آپ خود امام تھے''۔

(حیات فیض صفحہ 18 تا 20)

آپ کے خلاف خورد برد کا مقدمہ

لوگ بجائے اس کے آپ کے ممنون ہوتے انہوں نے سازش کر کے آپ کے خلاف خورد برد کا ایک مقدمہ دائر کر دیا، جس کی روداد یوں ہے۔

''آپ کے خلاف سازش کر کے برکت رام سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک مقدمہ دائر کر دیا اور آپ پر یہ الزام عائد کیا کہ آپ نے ....سائبان اور کچھ دوسرا سامان بیچ دیا ہے اور ایسا کرنے سے ان کا منشاء یہ تھا کہ اس طرح وہ اپنے تئیں متولیوں میں شمار کرالیں پھر جب انتظام میں عمل دخل ہو جائے تو رفتہ رفتہ پورا قبضہ کر کے مولوی صاحب کو بے دخل کر دیا جائے اور بیت الذکر اور ملحقہ جائیداد پر قبضہ کرلیا جائے سارے شہر میں اس مقدمہ کا چرچا تھا مجسٹریٹ کے روبرو گواہ ایک جھوٹ کی تائید میں اس شخص کے خلاف پیش کئے جا رہے تھے جو کل تک ان کے نزدیک اللہ والا تھا۔ پیر تھا نیک و بزرگ تھا۔ آج وہ سائبان بیچ کر کھا جانے والا کہلا رہا تھا یکے بعد دیگرے گواہ جاتے اور حاکم ان سے حلف اٹھوا کر گواہی لیتا جرح کرتا۔ ادھر مولوی صاحب کا یہ حال تھا کہ نہایت الحاح وزاری سے عدالت کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے دعا میں مصروف اس انتظار میں کھڑے تھے کہ حاکم کب بلاتا ہے لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ آپ کو بلانے کی نوبت ہی نہیں آئی اور حاکم نے مقدمہ خارج کر دیا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ خدا کی نصرت اس رنگ میں نازل ہوئی کہ ان گواہوں میں ایک شخص حیات تمباکو والا تھا حسب معمول حاکم نے اس سے بھی حلف اٹھوا کر دریافت کیا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مولوی فیض الدین نے بیت الذکر کا سائبان بیچا ہے گواہ نے حلف اٹھا کر جواب میں میز پر دو روپے رکھ دئے اور کہا کہ ''مجھے تو سائبان بیچنے کا علم نہیں البتہ مجھے ان دو روپوں کے عوض یہاں لایا گیا ہے''۔

اس واقعہ سے عدالت میں سناٹا چھا گیا اور مجسٹریٹ نے ان تمام جھوٹی شہادتوں کے طومار کو پھینک دیا اور مقدمہ خارج کر دیا''۔

(حیات فیض صفحہ 20-21)

قاتلانہ حملہ

اسی شدت مخالفت کا یہ نتیجہ تھا کہ آپ پر قاتلانہ حملہ بھی ہوا۔ ''ایک دن مولوی صاحب......... خانہ خدا میں بارگاہ ایزدی میں سربسجود تھے کہ ایک شخص بادشاہ نامی.........عقب سے اندر داخل ہوا اور آپ پر تلوار سے حملہ کرنا چاہا۔ لیکن اسی اثناء میں میراں بخش صاحب عطار احمدی سکنہ دھرمسالہ نے اس حملہ آور کو دیکھ لیا اور دوڑ کر اس کو پکڑ لیا''۔

(حیات فیض صفحہ 21-22)

اس حملہ آور پر مقدمہ چلا لیکن وہ ضمانت پر رہا ہو گیا مگر تھوڑا عرصہ گزرا کہ اسی شخص نے ایک نابالغ لڑکی پر حملہ کیا اس جرم میں گرفتار ہوا اور چودہ سال قید کی سزا ہوئی۔ ان ایذاؤں اور شرارتوں کی اللہ تعالیٰ پہلے سے خبر دے دیتا آپ فرماتے ہیں کہ کثرت سے اس دعا کا ورد کرتا یعنی اے خدا میری دعا سن اور اپنے اور میرے دشمنوں کو پراگندہ کر۔

بے زبانوں پر ظلم

آپ کے مخالفین نے اپنے بغض وعناد کی آگ ٹھنڈی کرنے کے لئے بے زبان جانوروں پر بھی ظلم کیا ''مولوی صاحب کی بھینسوں کو پکڑ کر تانت سے ان کی زبانیں باندھ دیں آن کی دمیں کاٹ ڈالیں۔

(حیات فیض صفحہ 23)

مخالفین سے آپ کا حسن سلوک اور ان کا انجام

حضرت مولوی صاحب کا مخالفین جب کبھی اظہار ندامت کرتے تو آپ فوراً درگزر فرماتے اور اس کے لئے دعا کرتے۔

1۔ ''آپ کی بڑی صاحبزادی میمونہ بیگم کا بیان ہے کہ آپ کے مخالفین میں ایک شخص کشمیری تھا وہ مرض طاعون میں مبتلا ہو گیا اور اس کی حالت غیر ہو چلی لوگوں نے اس کی چارپائی کھلی ہوا میں رکھ دی اس کے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ مولوی فیض الدین صاحب آئیں اور اسے دیکھ لیں۔ لوگوں نے مولوی صاحب سے اس کی خواہش کا ذکر کیا آپ فوراً......... چلنے پر آمادہ ہو گئے.........اسے دیکھنے گئے اسے اپنی غلطیوں پر ندامت ہوئی اور اس نے آپ سے معافی طلب کی آپ نے اس کو معاف فرما دیا اور اس کے لئے دعا کی بعد میں وہ شخص فوت ہو گیا۔

2۔ آپ کی چھوٹی صاحبزادی غلام فاطمہ صاحبہ نے بتایا کہ وہ شخص جو آپ پر قاتلانہ حملہ کی نیت سے.....آیا تھا اور جسے بعد میں ایک اور جرم کی پاداش میں 14 سال قید ہوئی تھی اپنی رہائی کے بعد سیدھا آپ کے پاس آیا اور عفو کا طلب گار ہوا آپ نے اسے معاف فرما دیا۔ یہ 1924ء کا واقعہ ہے''۔

3۔ آپ کے ماموں زاد بھائی مولوی عبدالمجید جنہوں نے سخت مخالفت کی اور ایذا رسانی میں کوئی کسر نہ چھوڑی ان کے سات تنومند خوبصورت لڑکے تھے۔ وہ ان پر فخر کرتے تھے۔ لیکن حضرت مولوی محمد فیض الدین ...... کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی مگر خدا تعالیٰ نے اس شدید معاند کے ساتوں لڑکوں اور دونوں بیٹیوں کو وفات دے کر بتا دیا کہ نیکوں کے مقابل پر مال و اولاد پر فخر کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔

(ملخص حیات فیض)

تقویٰ اور حسن خلق

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ حضورؐ وہ کون سی چیز ہے جو سب سے زیادہ لوگوں کو جنت میں لے جانے والی ہوگی۔ فرمایا اللہ کا تقویٰ اور حسن خلق۔ پھر حضورؐ سے پوچھا گیا کہ وہ کون سی چیز ہے جو دوزخ میں سب سے زیادہ لے جانے والی ہوگی۔ آپ نے فرمایا زبان اور شرم گاہ۔

(ترمذی کتاب البر والصلة باب فی حسن الخلق)

تائیدات الٰہیہ

تبلیغ کے میدان میں صحابہؓ کے توکل علی اللہ کے نتیجہ میں تائیدات الٰہیہ کا ایک واقعہ ہدیہ قارئین ہے جس کی وجہ سے ہزاروں لوگوں کو ہدایت ملی۔

حضرت عقبہ بن نافع فہریؓ کو حضرت امیر معاویہ نے افریقہ کا عامل مقرر فرمایا۔ آپ نے افریقہ کے اکثر حصہ کو فتح کر لیا۔ لیکن مسلمانوں کے لئے کوئی مستقل چھاؤنی نہ تھی۔ جس کی وجہ سے دشمن اکثر سخت نقصان پہنچاتے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے حضرت عقبہؓ نے ارادہ فرمایا کہ مناسب جگہ پر چھاؤنی بنا دی جائے تا کہ وہاں عساکر اسلامی ہمہ وقت موجود رہیں۔

اس غرض کے لئے جس جگہ کو پسند کیا گیا وہاں دلدل، گنجان جنگل اور گھنے درخت تھے۔ اور وہ جنگل ہر قسم کے موذی درندوں اور جانوروں کا مسکن تھا۔ ایسی سرزمین میں جو خطرے ہو سکتے ہیں لوگوں نے وہ پیش کئے تو حضرت عقبہؓ نے ان مصلحتوں کا اظہار فرمایا جو اس جگہ کو منتخب کرنے میں پیش نظر تھیں۔ اس لشکر میں اٹھارہ صحابیؓ تھے۔ حضرت عقبہؓ امیر لشکر ان سب کو میدان میں لے گئے اور حشرات وسباع کو مخاطب کر کے فرمایا۔

اے درندو! اے موذی جانورو! ہم اصحاب رسولؐ یہاں آباد ہونا چاہتے ہیں۔ اس لئے تم سب یہاں سے نکل جاؤ۔ اس کے بعد ہم جس کو یہاں دیکھیں گے اسے قتل کر دیں گے۔

نہ جانے اس آواز میں کیا جادو تھا۔ کیا تاثیر اور سحر تھا۔ کہ دیکھتے ہی دیکھتے ان درندوں نے جنگل خالی کر دیا۔ یہ ایک عجیب ہیبت ناک اور تعجب انگیز منظر تھا۔ جو اس سے قبل کبھی سنا یا دیکھا نہ گیا۔ قوم بربر جو اس ملک کے اصل باشندے تھے اس منظر کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے تھے ان کے لئے ناممکن تھا کہ اسلام کی صداقت کی ایسی واضح اور بین دلیل دیکھتے اور باطل پر قائم رہتے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں بربر مسلمان ہو گئے۔

(مدلل ومکمل اشاعت اسلام ص 106 تا 108)

تنزانیہ کے صوبہ کوسٹ (Coast) کا علاقائی جلسہ اور احمدیہ بیت الذکر و مشن ہاؤس کا افتتاح

رپورٹ: مظفر احمد باجوہ مربی سلسلہ

کیٹی تنزانیہ کے صوبہ کوسٹ (Coast) کا ایک قصبہ ہے جو اس صوبہ میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ قصبہ دارالسلام جماعتی مرکز سے جنوب کی طرف 125 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور دارالسلام سے تنزانیہ کے دو دیگر صوبوں لنڈی اور متوارہ کو ملانے والی واحد شاہراہ پر واقع ہے جو آگے جا کر ہمسایہ ملک موزمبیق میں داخل ہو جاتی ہے۔ کیٹی ساحل سمندر کے قریب ہونے کی وجہ سے ایک سرسبز وشاداب علاقہ ہے۔ یہاں پر کئی قسم کے پھلدار درخت بکثرت پائے جاتے ہیں۔ خاص طور پر ناریل اس علاقہ کی سوغات ہے۔

کیٹی میں جماعت احمدیہ کا قیام

اس علاقہ میں سب سے پہلی جماعت 1955ء میں ایک گاؤں "مکونگو" میں قائم ہوئی جو کیٹی سے تقریباً 25 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں سے بعض لوگ آ کر کیٹی میں آباد ہو گئے اور پھر ان کی دعوت کے ذریعہ یہاں پر باقاعدہ جماعت قائم ہو گئی۔ کیٹی کے ابتدائی قابل ذکر احباب میں سے مکرم بوانا یوسف مارنڈا صاحب، مکرم عبداللہ بکری مسانجا صاحب اور مکرم بوانا کنگوانڈے صاحب ہیں۔

پچھلے چند سالوں کے دوران یہاں پر باقاعدہ دعوتی مہمات کا بڑے پیمانے پر آغاز کیا گیا اور معلمین اور داعیین کی کوششوں کے نتیجہ میں اس علاقہ میں بڑی کثرت سے لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔

کیٹی صوبہ کا مرکزی قصبہ ہونے کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے لئے بڑی اہمیت کا حامل تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ یہاں جماعت احمدیہ کا سنٹر قائم ہو جو اس پورے علاقے کے لئے مرکز کی حیثیت رکھتا ہو۔ چنانچہ 2000ء کے آغاز میں محترم مظفر احمد صاحب درانی امیر جماعت تنزانیہ نے یہاں کا دورہ کیا اور قصبہ کے عین وسط میں سڑک کے ساتھ ایک پلاٹ تجویز کیا۔ جس کا مالک اسے بیچنے پر راضی ہو گیا۔ جس میں اس کا گھر بھی تھا جو کہ اب بوسیدہ ہو چکا تھا۔ چنانچہ فوراً یہ پلاٹ خرید لیا گیا اور بیت الذکر اور مشن ہاؤس کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا۔

بیت الذکر اور مشن ہاؤس کی تعمیر

21 نومبر 2000ء کو محترم امیر صاحب تنزانیہ نے خاکسار (مظفر احمد باجوہ) کو کیٹی میں بیت الذکر اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے بھجوایا اور دسمبر 2000ء کے آغاز میں یہاں پر پہلے مرحلہ میں مشن ہاؤس کی تعمیر کا آغاز کر دیا گیا۔ شروع شروع میں چند وقار عمل کر کے پلاٹ میں پرانے مکان کے کھنڈرات کو سیدھا کیا گیا اور چند غیر ضروری درختوں کو کاٹا گیا جو تعمیرات والی جگہ پر آتے تھے پھر فوراً نلکا (ہینڈ پمپ) لگوایا گیا۔ کیونکہ یہاں پر پینے اور عام استعمال کے پانی کی بہت کمی ہے۔ اس کے بعد باقاعدہ تعمیر کا آغاز کر دیا گیا۔ مارچ 2001ء میں مشن ہاؤس مکمل ہو گیا اور اسی ماہ بیت الذکر کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا جو اگست 2001ء کے آخر تک رنگ و روغن سمیت ہر طرح سے مکمل ہو گئی۔ الحمدللہ اب نماز جمعہ اور پنجوقتہ نمازوں کے لئے احباب بیت الذکر میں آنے لگے ہیں جو اس سے قبل ایک مخصوص گھر میں عبادت کے لئے جایا کرتے تھے۔

مہمانوں کی آمد

5 تا 7 اکتوبر 2001ء کی تاریخیں جلسہ کے لئے مقرر کی گئیں جلسہ کی مقررہ تاریخوں سے دو روز قبل مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مختلف جماعتوں سے احباب مرد وزن، بچے بوڑھے پیدل سفر کر کے اور سائیکلوں پر پہنچنے شروع ہو گئے۔ 9 افراد پر مشتمل ایک قافلہ 35 کلومیٹر کا پیدل سفر طے کر کے پہنچا۔ جس میں ایک مرد پانچ عورتیں اور تین بچے شامل تھے۔ نیز پبلک بسوں کے علاوہ چھ سپیشل گاڑیوں پر بھی احباب جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ صوبہ کوسٹ کے علاوہ بھی کئی دیگر صوبوں سے نمائندگی ہوئی۔ مثلاً دارالسلام، ٹانگا، عروشہ، مورو گورو، متوارہ اور مارہ سے احباب شامل ہوئے۔

قیام وطعام

مہمانوں کی رہائش کے طور پر بیت الذکر اور مشن ہاؤس استعمال ہوتا رہا۔ قریبی دیہات اور کیٹی کے لوگ شام کو واپس اپنے اپنے گھروں میں چلے جاتے اور صبح واپس جلسہ میں شریک ہو جاتے۔

اسی طرح کھانا بھی مہمانوں کو تین وقت بیت الذکر کے صحن میں پیش کیا جاتا رہا جو ایک قریبی احمدی گھرانہ میں پکتا تھا یہ لنگر 3 تا 7 اکتوبر پانچ دن مسلسل جاری رہا۔ مہمانوں کے علاوہ محلہ کے بیسیوں بچے بھی مسلسل پانچوں دن مسیح موعود کے لنگر سے مستفید اور لطف اندوز ہوتے رہے۔

جلسہ کا پہلا دن

5 اکتوبر جمعۃ المبارک جلسہ کا پہلا دن تھا۔ دن کا آغاز نماز تہجد باجماعت اور دعاؤں کے ساتھ کیا گیا اور نماز فجر کے بعد محترم حسن مروبے صاحب معلم سلسلہ نے درس دیا۔

نماز جمعہ

نماز جمعہ کے وقت تک بیت احمدیہ مہمانوں سے کھچا کھچ بھر چکی تھی اور احباب بیت کے باہر صحن میں لگائے گئے سائبانوں تلے جمع ہو رہے تھے۔ مہمانوں کی کثرت نومبائعین پر مشتمل تھی۔ نماز جمعہ محترم مظفر احمد درانی صاحب امیر جماعت تنزانیہ نے پڑھائی۔ یہ بیت الذکر سو بیوت الذکر سکیم کے تحت جماعت تنزانیہ کی 32 ویں بیت الذکر ہے۔

نماز جمعہ کے بعد اظہار تشکر کے طور پر کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں بلاتمیز مذہب ہر ایک کو مدعو کیا گیا۔ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ اس دعوت میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر دو بکرے ذبح کر کے پلاؤ تیار کیا گیا تھا۔

افتتاح کا رسمی اجلاس

دوپہر کے کھانے کے بعد تین بجے اس اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ یہ اجلاس محترم عبدالرحمٰن صاحب (ریٹائرڈ میجر) کی صدارت میں ہوا۔ مہمان خصوصی مکرم زبیر نگاٹانڈہ (Zubair Ngatanda) ڈسٹرکٹ کمشنر قبل از وقت پہنچ چکے تھے۔ ان کے علاوہ دیگر مہمان جو خصوصی طور پر اس تقریب میں بلائے گئے تھے ان میں دو پولیس کمانڈرز تھے ایک کونسلر اور چند غیر از جماعت ائمہ بھی شریک ہوئے۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا اور پھر ایک نظم پیش کی گئی۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے مہمان خصوصی کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ آپ نے مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہا اور تنزانیہ میں جماعت احمدیہ کی مختصر طور پر تاریخ بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی ملکی خدمات کا تذکرہ فرمایا۔

مہمان خصوصی کا خطاب

محترم امیر صاحب کے خطاب کے بعد مہمان خصوصی نے مختصر خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں انہیں اس تقریب میں دعوت دیئے جانے پر شکریہ ادا کیا اور بیت الذکر کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا۔ مہمان خصوصی نے محترم امیر صاحب سے درخواست کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ملک میں چند بیماریاں ہیں جن کی وجہ سے حکومت پریشان ہے۔ یعنی ایڈز، شراب خوری اور رشوت ستانی وغیرہ۔ آپ ان بیماریوں سے ہمارے نوجوانوں کو بچانے کے لئے ہماری مدد کر کے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں کیونکہ آپ کی جماعت ایک منظم جماعت ہے اور اس کا حلقہ اثر وسیع ہے۔ آپ اپنے اجلاسوں میں اور اپنے اخبار کے ذریعہ ملک کے نوجوانوں کو ان بیماریوں کے بداثرات سے آگاہ کر کے اور انہیں حلال روزی کمانے کی ترغیب دے کر ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد تین تقاریر ہوئیں جو محترم حسن مروبے صاحب، مکرم عبداللہ بانگا صاحب اور تیسری تقریر محترم بکری عبیدی کولوٹا صاحب مربی سلسلہ نے "مسیح کی آمد ثانی" کے عنوان پر پیش کی۔ اس کے بعد مجلس سوال وجواب شروع ہوئی۔

مجلس سوال وجواب

شام پانچ سے ساڑھے چھ بجے تک مجلس سوال و جواب ہوئی۔ اس وقت تک عوام کا بہت بڑا ہجوم جمع ہو چکا تھا۔ اردگرد کے لوگ کثرت سے بیت الذکر کے صحن میں جمع تھے اور جن کو صحن میں جگہ نہ ملی وہ سڑکوں پر درختوں کے نیچے کھڑے ہو کر کارروائی سنتے رہے اور اپنے سوالات پرچیوں پر لکھ کر بھجواتے رہے۔ محترم بکری عبیدی صاحب اور محترم عبداللہ بانگا صاحب نے احباب کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے اور پھر مغرب کا وقت قریب ہونے پر مجلس ختم کر دی گئی۔ اجلاس کی اختتامی دعا محترم امیر صاحب نے کروائی۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز بھی حسب معمول نماز تہجد کے ساتھ کیا گیا اور نماز فجر کی ادائیگی کے فوراً بعد تمام احباب کیٹی کے فٹ بال گراؤنڈ کی طرف روانہ ہو گئے جہاں جماعت احمدیہ کیٹی اور دارالسلام کی فٹ بال ٹیموں کے درمیان میچ ہوا۔

فٹ بال میچ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کی تعمیل میں تنزانیہ کی جماعت نے ایک نیشنل فٹ بال ٹیم تشکیل دی ہے۔ جس کی جزوی ٹیمیں ملک کی مختلف جماعتوں میں بھی قائم کر دی گئی ہیں۔ بیت کے افتتاح کے موقع پر دارالسلام اور کیٹی کی احمدی ٹیموں کے درمیان فٹ بال میچ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ہوا۔

نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی اور دوپہر کا کھانا کھا چکنے کے بعد احباب کیٹی کی مین مارکیٹ کی طرف چل پڑے جہاں پر جلسہ کا پروگرام طے ہوا تھا۔ یہ ایک وسیع پبلک جگہ ہے جہاں پر بڑے بڑے سایہ دار درخت موجود ہیں۔ یہاں پر ہفتہ وار منڈی لگتی ہے۔ درختوں کے نیچے اس جلسہ کا انعقاد ہوا۔ درختوں پر لاؤڈ سپیکرز نصب کر دیئے گئے تھے جن کی آواز دور دور تک سنائی دیتی رہی۔

پہلے دو تقریریں ہوئیں اور پھر حاضرین جو بڑی تعداد میں موجود تھے ان کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ یہ پروگرام دوپہر تین بجے سے شام چھ بجے تک جاری رہا۔ ہمارے مربیان ہر قسم کے سوالات کے کامیابی کے ساتھ جواب دیتے رہے اور پرامن طور پر اس جلسہ کا اختتام

ہوا- مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں- اور پھر رات کو کھانے کے بعد ویڈیو پروگرام دکھائے گئے-

ویڈیو پروگرام

رات آٹھ سے دس بجے تک حاضرین جلسہ کو مختلف پروگراموں کی ویڈیو دکھائی گئیں جن سے احباب بہت محظوظ ہوئے اور معلومات حاصل کیں-

تیسرا دن

اس دن بھی بفضل خدا نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی- اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد داعیین کے نو گروپ تشکیل دیئے گئے اور انفرادی دعوت کے لئے کبیٹی کے مختلف محلہ جات میں بھیج دیئے گئے-

تشکیل دیئے گئے گروپوں کو کبیٹی شہر کی مختلف اطراف میں گھر گھر دعوت کے لئے روانہ کر دیا گیا- ہر گروپ تین سے پانچ افراد پر مشتمل تھا- جماعتی کتب اور لٹریچر ہمراہ لے کر احباب صبح ساڑھے سات سے دس بجے تک انفرادی دعوت میں مصروف رہے- اور اکثر گروپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں لے کر لوٹے- دن کے گیارہ بجے ناشتہ اور دوپہر کا کھانا اکٹھے کھایا گیا- اور پھر طے شدہ پروگرام کے مطابق قریبی گاؤں 'بونگو' کی طرف روانگی ہوئی-

'بونگو' (Bungu) میں جلسہ

'بونگو' کبیٹی سے واپس دارالسلام کی طرف تقریباً 15 کلو میٹر کے فاصلہ پر ایک بڑا گاؤں ہے- مقام جلسہ پر بروقت پہنچ کر لاؤڈ سپیکر نصب کر دیئے گئے- یہ جلسہ بھی کھلی پبلک جگہ میں بڑے بڑے سایہ دار درختوں کے نیچے ہوا-

حاضری

جلسہ کے ان پروگراموں میں تین مرکزی مربی محترم مظفر احمد صاحب درانی امیر جماعت تنزانیہ، مکرم بکری عبیدی صاحب کالوٹا اور خاکسار مظفر احمد باجوہ شامل رہے- تین معلمین مکرم حسن مروبے صاحب، مکرم یوسف گی سونگو صاحب اور مکرم عبداللہ نگاما بے صاحب تھے- مکرم عبداللہ بانگا صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت کے علاوہ دیگر تین نیشنل عاملہ کے ممبران بھی شامل ہوئے- محترمہ بی رضیہ صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ بھی شریک ہوئیں- سرکاری افسران میں سے ڈسٹرکٹ کمشنر، کونسلر اور دو پولیس کمانڈرز شامل ہوئے- اور آٹھ ائمہ غیراز جماعت بھی حاضر ہوئے- ان پروگراموں میں شامل ہونے والوں کی مجموعی تعداد 1200 (بارہ سو) سے زائد تھی- الحمد للہ علی ذلک-

لجنہ اماء اللہ کا کردار

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کبیٹی نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں ہر قسم کا تعاون کیا- لجنہ مہمانوں کے لئے تینوں وقت کا کھانا بروقت تیار کر کے مہیا کرتی رہیں- اس کام پر 15 خواتین مقرر تھیں جنہوں نے دن رات محنت کر کے یہ کام نبھایا- اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے- آمین

ریکارڈنگ و بک سٹال

مکرم بکری عبیدی صاحب مربی سلسلہ کی زیرنگرانی جلسہ کے تمام پروگراموں کی ویڈیو اور آڈیو ریکارڈنگ بھی کی گئی جس کی بعد میں کیسٹیں تیار کر کے نومبائعین اور داعیین کے ذریعہ دعوت الی اللہ کے کام میں لائی جاتی ہیں-

بیت الذکر کے صحن کے ایک طرف دینی کتب اور لٹریچر کا سٹال لگایا گیا جو مسلسل تین روز تک جاری رہا- اور احباب اس بک سٹال سے مستفید ہوتے رہے اور مطلوبہ کتب خرید فرماتے رہے-

نتائج و اثرات

اس تین روزہ پروگرام کے ذریعہ علاقہ پر گہرے مفید اثرات مرتب ہوئے- تین دن تک مسلسل لاؤڈ سپیکرز کے ذریعہ روحانی غذا کے سامان بہم پہنچتے رہے- اگرچہ جماعت احمدیہ کا یہ ایک مسلسل عمل ہے- مگر اس قسم کے سپیشل پروگراموں کے الگ ہی نتائج برآمد ہوتے ہیں- الحمد للہ کہ اب اس علاقہ کے لوگوں کو اپنے علماء کی موجودگی میں سوالات کے جوابات مل گئے ہیں جس سے جماعت احمدیہ کی علمی فضیلت کی دھاک بیٹھ گئی ہے اور ہر طرف جماعت احمدیہ کا چرچا ہو رہا ہے-

جلسہ کے دوران ایک امام کے علاوہ 43 مزید لوگوں نے موقع پر ہی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی-

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حقیقی معنوں میں اس جلسہ کے دیرپا اثرات لوگوں کے دلوں میں قائم فرمائے-

(الفضل انٹرنیشنل 15 فروری 2002ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 33903 میں شاہدہ نثار زوجہ نثار احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ گوبند گڑھ گلی نمبر 3 گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/40000 روپے- 2- زیورات طلائی وزنی ساڑھے دس تولہ مالیتی -/63000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ شاہدہ نثار مکان نمبر 117 گلی نمبر 3 گوبند گڑھ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 نثار احمد وصیت نمبر 31366 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالقدوس وصیت نمبر 30002

مسل نمبر 33904 میں چوہدری نذیر احمد ولد مکرم چوہدری محمد حسین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 57 بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-9-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- مکان واقع نصیر آباد ربوہ پاکستان مالیتی -/800000 روپے- 2- پلاٹ دو عدد برقبہ دس دس مرلہ واقع نصیر آباد مالیتی -/200000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/1500 جرمن مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے- العبد چوہدری نذیر احمد جرمنی گواہ شد نمبر 1 محمد مومن خان ولد محمد افضل خان جرمنی گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد ولد محمود احمد جرمنی

مسل نمبر 33905 میں سعیدہ پروین زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-9-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- زیورات طلائی وزنی 330 گرام مالیتی -/5940 جرمن مارک- 2- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/3000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/150 مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ سعیدہ پروین نصیر آباد حال جرمنی گواہ شد نمبر 1 محمد مومن خان ولد محمد افضل خان جرمنی گواہ شد نمبر 2 چوہدری نذیر احمد مسل نمبر 33904 خاوند موصیہ

مسل نمبر 33907 میں شیخ عطیہ ابرار پراچہ زوجہ ابرار احمد پراچہ قوم شیخ پراچہ پیشہ خانہ داری عمر ساڑھے چالیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-6-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- زیورات طلائی وزنی پانچ تولہ اور حق مہر وصول شدہ مالیتی -/5000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/400 مارک ماہوار بصورت سوشل امداد مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ شیخ عطیہ ابرار پراچہ جرمنی گواہ شد نمبر 1 ابرار احمد پراچہ وصیت نمبر 23439 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 الیاس احمد ملہی ولد چوہدری رشید احمد ملہی جرمنی-

مسل نمبر 33908 میں ریحانہ بشریٰ احمد بنت رفیق احمد قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 96 گ-ب صریح ضلع فیصل آباد حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-9-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/400 مارک ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی-

اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ ریحانہ بشریٰ احمد چک نمبر 96 گ۔ب صریح ضلع فیصل آباد حال جرمنی گواہ شد نمبر 1 ماجد رشید ولد رشید احمد جرمنی گواہ شد نمبر 2 شیخ امیر الدین ولد شیخ جلال الدین جرمنی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

محترم آغا سیف اللہ صاحب مینیجر و پبلشر روزنامہ الفضل اطلاع دیتے ہیں کہ میرے برادر نسبتی محترم حاجی محمد شریف صاحب آف گوجرانوالہ جرمنی میں وفات پاگئے ہیں۔ان کا جسد خاکی مورخہ 6۔اپریل 2002ء بروز ہفتہ ربوہ پہنچنے کی توقع ہے۔

درخواست دعا

مکرم محمد مشہود اقبال صاحب سیکرٹری وقف جدید و منتظم عمومی مجلس انصار اللہ وحدت کالونی لاہور لکھتے ہیں خاکسار عرصہ تین ماہ سے شیخ زاید ہسپتال کے ڈاکٹروں کے زیر علاج ہے۔ دل۔ بلڈ پریشر۔شوگر اور پھیپھڑوں میں پانی بھرنے کی تکالیف پر کسی حد تک قابو پالیا گیا ہے اور گردوں کا علاج شروع ہورہا ہے۔ احباب جماعت مکمل شفایابی اور صحت کے ساتھ دین کی خدمت کرنے والی لمبی عمر کے لئے دعا کریں۔

نیز خاکسار کے ہم زلف مکرم اعجاز احمد صاحب کو ڈاکٹروں نے دل کے تین والو بند ہونے کی وجہ سے دل کے آپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ احباب جماعت آپریشن کی کامیابی اور مکمل شفا کے لئے دعا کریں۔

انستھیزیا رجسٹرار کی آسامی

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں انستھیزیا رجسٹرار کی آسامی خالی ہے ایسے ڈاکٹر صاحبان جو خدمت خلق کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ /امیر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ دفتر ایڈمنسٹریٹر ارسال کریں۔

۔انستھیزیا میں ہاؤس جاب ضروری ہے۔

ان کو گریڈ 8285-310-4565 کی ابتدائی تنخواہ ماہوار NPA/-500 روپے ماہوار اور گرانی الاؤنس /-1000 روپے ماہوار ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

گمشدہ پرس

کسی صاحب کا ایک پرس جس میں کچھ نقدی تھی کہیں گر گیا ہے۔جن صاحب کو ملے دفتر صدر عمومی میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

مجلس نابینا ربوہ کی تقریب

مجلس نابینا ربوہ کے زیر انتظام مورخہ 26 مارچ 2002ء کو یوم مسیح موعود اور یوم پاکستان کی مشترکہ تقریب ہوئی۔تلاوت،نظم اور ملی ترانہ کے بعد مکرم محمد الیاس اکبر صاحب نے یوم مسیح موعود کے حوالے سے تقریر کی جبکہ مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب صدر مجلس نابینا ربوہ نے یوم پاکستان کے بارہ میں معلومات باہم پہنچائیں۔محترم حافظ محمد ابراہیم صاحب مربی سلسلہ نے اختتام پر دعا کروائی جس کے بعد اراکین مجلس میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

لینگویج انسٹی ٹیوٹ واقفین نو

سالانہ امتحانات کے بعد لینگویج انسٹی ٹیوٹ واقفین نو دارالرحمت وسطی مورخہ 30 مارچ 2002ء سے دوبارہ کھل چکا ہے۔سینئر کلاس کا وقت 4.45 سے 5.20 شام اور جونیئر کلاس کا وقت 5.25 سے 6.00 بجے شام تک ہے۔والدین سے التماس ہے کہ اپنے بچوں کو پابندی سے وقت پر ادارہ میں بھجوائیں۔ نیز اساتذہ کرام بھی وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔

(انچارج لینگویج انسٹی ٹیوٹ ربوہ)

سانحہ ارتحال

محترمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب کھوکھر 11/15 دارالیمن شرقی ربوہ مورخہ 28 مارچ کو رات ایک بجے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں وفات پاگئیں۔آپ کی عمر 63 سال تھی۔آپ مکرم نصیر احمد صاحب قریشی مربی سلسلہ مغلپورہ لاہور کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔مکرم ادریس احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب نے دعا کروائی۔مرحومہ کو لمبے عرصہ تک جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی اور بطور نائب صدر لجنہ دارالیمن شرقی اور سیکرٹری اشاعت وغیرہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔مرحومہ نہایت نیک ملنسار دعا گو اور مخلص خاتون تھیں۔اور غریبوں سے خاص ہمدردی رکھتی تھیں اور مالی معاونت بھی کرتیں۔مرحومہ نے 4 بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔احباب سے مرحومہ کے بلندی درجات نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عالمی خبریں

اسرائیل کا مزید کئی علاقوں پر قبضہ اسرائیلی فوج بیت اللحم، قلقلیہ، نابلوس اور تلکرم میں داخل ہوگئی ہے۔8 اسرائیلی مخبر ہلاک کر دیئے گئے ہیں اسرائیلی فوج نے قلقلیہ پر مکمل قبضہ کر لیا ہے۔ نابلوس میں 7 فلسطینیوں کو شہید کر دیا گیا۔رفاہ میں ایک دس سالہ بچے کو شہید کر دیا گیا۔

یاسر عرفات کے گرد گھیرا تنگ فلسطینی صدر یاسر عرفات کے گرد اسرائیلی فوج کا گھیرا مزید تنگ کر دیا گیا ہے۔ اور یاسر عرفات کے ہیڈ کوارٹر کے اردگرد زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔جہاں وہ محصور ہیں۔فوج ان کے کمروں تک پہنچ گئی ہے۔

یہ ریاستی دہشت گردی ہے ملائیشیا کے دارالحکومت کوالالمپور میں مسلم ممالک کے وزراء خارجہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ اسرائیل نے ریاستی دہشت گردی کی انتہا کر دی ہے اقوام متحدہ اسرائیل پر پابندیاں لگائے۔

خودکش حملہ آور فلسطینی دہشت گرد ہیں ملائیشیا کے وزیراعظم مہاتیر محمد نے اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اسرائیلی شہریوں کی ہلاکتوں کو بھی دہشت گردی قرار دیا فلسطینی نمائندہ اور بعض دیگر اسلامی ممالک کے وزراء نے اس سے اختلاف کیا۔اے ایف پی کے مطابق ایران نے فلسطینی خودکش حملہ آوروں کو دہشت گرد قرار دینے پر بتدریج ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ مہاتیر محمد کا نقطہ نظر ہے لیکن دہشت گردی کی تعریف کا عمل ابھی عالمی سطح پر شروع نہیں ہوا۔دہشت گردی کی تعریف کا تعین کئے جانے سے قبل اس پر عالمی اتفاق رائے ہونا چاہئے۔

امریکی اشارے پر حملہ ہوا فلسطینی صدر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ فلسطینی ہیڈ کوارٹر پر حملہ امریکی اشارے پر ہوا ہے۔اسرائیل امریکہ کی مرضی کے بغیر حملہ نہیں کر سکتا تھا۔فلسطینی رہنما یاسر عرفات نے ابوظہبی ٹیلی ویژن کو فون پر انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اسرائیل کو امریکہ کی مکمل حمایت حاصل ہے۔

صوبہ گجرات میں مزید 9 ہلاک بھارتی صوبہ گجرات میں مسلم کش فسادات میں مزید 9 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔یہ فسادات گجرات کے شمالی اور وسطی علاقوں میں ہوئے۔ایک ہجوم نے کئی دوکانوں کو آگ لگادی۔متاثرہ علاقوں میں غیر معینہ مدت کے لئے کرفیو لگا دیا گیا ہے۔اور فوج متاثرہ علاقوں میں گشت کر رہی ہے۔ایک شخص کو چھرا گھونپ کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ پتھراؤ سے 3 پولیس اہلکار بھی زخمی ہو گئے۔

9 مجاہد شہید مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے بڑا آپریشن کر کے 9 کشمیریوں کو شہید کر دیا ہے۔راجوڑی میں ایک شخص کو ذبح کر کے لاش گلی میں پھینک دی گئی۔ پٹنا اور بارہ مولا میں گھر گھر تلاشی کے دوران متعدد افراد گرفتار کر لئے گئے۔

پٹرول بطور ہتھیار استعمال کیا جائے۔عراق عراق کی حکمران 'بعث' پارٹی نے عرب ملکوں سے مطالبہ کیا ہے کہ سرزمین فلسطین کی آزادی کے لئے اسرائیل اور امریکہ کے خلاف پٹرول کو بطور ہتھیار استعمال کیا جائے۔ امریکہ ہمارا دشمن اور صیہونیت کا دوست ہے۔

انڈونیشیا کی صدر کا دورہ بھارت انڈونیشیا کی صدر میگاوتی پانچ روزہ بھارتی دورہ پر نئی دہلی پہنچ گئی ہیں دہشت گردی پر قابو پانے اور بھارت اور انڈونیشیا کے مابین اقتصادی تعاون میں اضافے کی کوشش کریں گی۔

پارلیمنٹ کا سپیکر بدعنوانی میں گرفتار انڈونیشیا کی ایک عدالت نے پارلیمنٹ کے سپیکر کو بدعنوانی کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے اور ضمانت پر رہا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

کشمیری رہنما جاوید میر گرفتار جموں وکشمیر پولیس نے کل جماعتی حریت کانفرنس کے ایک رہنما جاوید میر کو گرفتار کر لیا ہے۔وہ بھارتی فورسز کے ہاتھوں دہشت گردی کا شکار ہونے والوں کے لئے عطیہ خون دے رہے تھے کہ پولیس پارٹی نے ان کے دفتر پر دھاوا بول دیا اور انہیں حراست میں لے لیا۔پولیس اور حریت کارکنوں میں جھڑپیں ہوئیں۔آنسو گیس اور دھوئیں کے شیل پھینکے گئے۔

یمن کے صدر کا احتجاج یمنی صدر نے علی عبداللہ صالح نے اسرائیلی مظالم پر عرب ملکوں کی خاموشی پر احتجاج کرتے ہوئے پوری دنیا سے رابطہ منقطع کر لیا ہے۔یمنی حکومت کے سرکاری بیان کے مطابق صدر علی عبداللہ نہ تو کسی سے ملاقات کر رہے ہیں اور نہ کوئی فون سن رہے ہیں۔

جہادی تنظیموں پر پابندی بھارت نے جہادی تنظیموں البدر اور جمعیت المجاہدین پر پابندی لگادی ہے پابندی کے نئے کالے قانون 'پوٹا' کے تحت لگائی گئی ہے جو فوراً لاگو ہوگی۔

بقیہ صفحہ 1

بہانہ سے رقم لے لیتے ہیں۔ایسی سکیمیں فراڈ ہیں اور یہ لوگ دھوکہ باز ہیں ملک بھر میں ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔احباب ایسے لوگوں سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی آگاہ کریں اگر ایسے لوگ رابطہ کریں تو فوری طور پر دفتر صدر عمومی یا نظارت امور عامہ کو مطلع فرمائیں۔

فون نمبر صدر عمومی: 212700-212800

فون نمبر نظارت امور عامہ: 212459

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ)

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب
☆ بدھ 3۔اپریل غروب آفتاب: 6-31
☆ جمعرات 4۔اپریل طلوع فجر: 4-28
☆ جمعرات 4 اپریل طلوع آفتاب: 5-51

بھارت ہمیں حقیر نہ سمجھے صدر مشرف نے بھارت کو انتباہ کیا ہے کہ وہ پاکستان کو حقیر نہ سمجھے اور اقوام متحدہ سے کہا ہے کہ وہ جنوبی ایشیا کے دونوں ملکوں کے درمیان سرحدی کشیدگی میں کمی کے لئے کردار ادا کرے۔ بھارتی اخبار (دی ہندو) کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سرحدی کشیدگی کی ذمہ داری بھارتی حکومت پر ہے اور اس امر کا اعتراف کیا کہ انہیں کشیدگی میں کمی کا کوئی طریقہ سمجھ نہیں آرہا۔ صدر نے کہا کہ بھارت کا طرز عمل جارحانہ ہے اور ہم یہ قبول نہیں کریں گے کہ ہمیں حقیر ملک خیال کیا جائے۔ اور یہ گمان کیا جائے کہ ہم صورتحال سے نبٹ نہیں سکتے۔ انہوں نے کہا کہ نہ تو ہم افغانستان ہیں اور نہ بھارت اپنے آپ کو امریکہ سمجھے۔ انہوں نے کہا کہ کنٹرول لائن پر اقوام متحدہ کی فوج تعینات کی جانی چاہئے۔

موجودہ حکومت بھی ماضی کے تضادات سے دوچار ہے اگرچہ ابھی رسمی اعلان ہونا باقی ہے لیکن صدر مملکت جنرل مشرف نے اگلے پانچ سال بطور صدر اپنے آپ کو برقرار رکھنے کے لئے ریفرنڈم کی تیاری کرلی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ 90 فیصد سیاسی جماعتیں اور عالمی رائے عامہ ان کے اس فیصلے کی حمایت کرے گی ایڈیٹرز اور سینئر کالم نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے جنرل مشرف نے اپنے اس مئوقف کو پھر دوہرایا ہے کہ وہ بے نظیر اور نواز شریف کو اپنی جماعتوں کی قیادت کے لئے وطن واپسی کی اجازت نہیں دیں گے۔ لیکن جنرل مشرف نے دو بڑی جماعتوں سے رائے نہیں لی جو عوام کی بھاری اکثریت کی نمائندہ ہیں۔ ریفرنڈم کی حمایت وہی جماعتیں کر رہی ہیں جن کی عوام میں جڑیں ہی نہیں ہیں۔ 30 فیصد ٹرن آؤٹ کے لئے ناظمین اور ریاستی مشینری پر انحصار کیا جائے گا۔ بتایا جاتا ہے کہ اس معاملے میں موجودہ حکومت بھی ماضی کے تضادات سے دوچار ہے۔

ریفرنڈم کی حمایت نہ کریں پیپلز پارٹی نے پنجاب سمیت چاروں صوبوں میں اپنے حمایت یافتہ ضلع ناظمین و نائب ناظمین اور منتخب اراکین کو ہدایات جاری کردی ہیں کہ وہ کسی قیمت پر مجوزہ صدارتی ریفرنڈم کی حمایت نہ کریں۔

16 سینئر سول ججوں کی ترقی لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس فلک شیر کی سربراہی میں ہائی کورٹ کی سات رکنی ایڈمنسٹریشن کمیٹی نے اپنی میٹنگ میں متعدد انتظامی فیصلے کئے جس کے تحت پنجاب کے 16 سینئر سول ججوں کو گریڈ 19 میں بطور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ و سیشن جج ترقی دے دی گئی ہے اور وکلاء میں سے گریڈ 19 میں 14 نئے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ و سیشن جج مقرر کئے گئے۔

حقیقی جمہوریت لائی جائے گی صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ نواز شریف اور بے نظیر کی اب پاکستان میں کوئی جگہ نہیں۔ اب انہیں دوبارہ سیاست میں نہیں آنے دیا جائے گا۔ بھارتی اخبار دی ہندو کو دیئے گئے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ نواز شریف اور بے نظیر حکومتوں نے ملک کو تباہ کرکے رکھ دیا۔ اب ملک کو مضبوط اور مستحکم بنانے کے لئے حقیقی جمہوریت لائی جائے گی۔

بگٹیوں کا مزاریوں کے گاؤں پر حملہ بگٹی قبیلہ نے تقریباً ڈیڑھ سو سے زیادہ راکٹ لانچر اور تقریباً 50 سے زائد مارٹر بم فائر کئے جس سے 15 گھر جل کر راکھ ہوگئے۔ اور 50 سے زائد جانور ہلاک ہوگئے۔ فائرنگ تقریباً 5 گھنٹے تک جاری رہی۔ اس حملہ کے نتیجہ میں کشمور سے سوئی جانے والی واٹر سپلائی تباہ ہوگئی۔

تفتیش کے بعد امریکہ کے حوالے کرنے کا فیصلہ ہوگا پاکستان نے بین الاقوامی برادری سے اپیل کی ہے کہ وہ فلسطینیوں کے خلاف اسرائیلی جارحیت بند کرائے۔ اسرائیل فلسطین میں ریاستی دہشت گردی کا ارتکاب کر رہا ہے۔ فیصل آباد وغیرہ میں القاعدہ کے جو ساٹھ افراد پکڑے گئے تھے ان میں کچھ پاکستانی رہا کر دیئے گئے ہیں۔ یہ لوگ پاکستانی حکام نے پکڑے۔ پاکستانی حکام کی زیر حراست اور پاکستانی حکام کے زیر تفتیش ہیں۔ ان کو امریکہ کے حوالے کرنے کا دارومدار تفتیش کے نتائج پر ہے۔ ان خیالات کا اظہار وزارت خارجہ کے ترجمان عزیز احمد خان نے ایک پریس بریفنگ میں کیا۔

صدر کو ریفرنڈم میں کامیابی کا یقین ہے وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ صدر مشرف کو یقین ہے ریفرنڈم کی صورت میں عوام انہیں مزید 5 سال کیلئے حق حکمرانی دے دیں گے۔ وہ دہشت گردی کے موضوع پر او آئی سی کے اجلاس میں شرکت کیلئے ملائیشیا پہنچنے پر رپورٹرز سے گفتگو کر رہے تھے معین حیدر نے کہا کہ صدر مشرف عوام سے براہ راست مینڈیٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

سوئی گیس صارفین پسند کی تاریخ پر بل ادا کریں گے سوئی نادرن گیس کمپنی نے بلنگ شعبے میں ریفامز کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مرحلہ وار متعدد مثبت اقدامات سے بلوں کے متعلق دیرینہ مسائل حل کر دیئے جائیں گے۔ سوئی گیس کے موجودہ بلوں کا فارمولہ تبدیل کرنے کے بعد اپ پیٹرن بھی تبدیل کردیا جائے گا۔ بلوں میں آئندہ 12 ماہ سوئی گیس کے استعمال شدہ یونٹس ان کی رقم اور ادا کردہ رقم کا اندراج ہوگا۔ اس کے علاوہ Flexible bill payment plan کے تحت لوگوں کو سہولت دی جارہی ہے کہ بلوں کی ماہانہ ادائیگی کے لئے اپنی مرضی پسند اور سہولت کی تاریخ بتائیں۔ کمپنی اس تاریخ پر انہیں بل بھجوائے گی۔ جس کے بعد 15 روز میں بل جمع کرانے کی چھوٹ ہوگی۔ علاوہ ازیں کمرشل صارفین کو ایڈیشنل سیکیورٹی کی قسطوں کی سہولت بھی دے دی جائے گی۔

دورہ نمائندہ الفضل
✿ ادارہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ S.M) کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع اسلام آباد۔ ضلع راولپنڈی اور ضلع اٹک کے لئے بھجوا رہا ہے۔
(i) توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا
(ii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔
(iii) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایاجات کی وصولی۔
امراء کرام صدر صاحبان مربیان سلسلہ اور جملہ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔
(مینیجر روزنامہ الفضل)

ہومیو پیتھی میں ہماری اولیات
(HOLISMOPATHY)
☆ کمپیوٹر کے بغیر ہومیو پیتھی کا کمپیوٹرک استعمال
☆ ہومیو پیتھی کا بلحاظ "اہمیت" آسان حسابی استعمال
☆ مریض اور دوائیں میں بلحاظ "ترتیب علامات" "مشابہت
☆ "مخصوص علامات" کی اضافی قیمت کا شمار
☆ میازمیٹک تشخیص اور میازمیٹک علاج
☆ باطنی مشابہت یعنی میازمی تناسب سے علاج
☆ تجویز دوا چارٹ نائیٹڈ ∩ موڈیلیٹیز ∩ جنرلیٹیز
☆ کینٹ ریپرٹری کا فرسٹ گریڈ ڈکشنوریل استعمال
☆ سجاد کارڈ ریپرٹری (فرسٹ گریڈ کینٹونین کمپری ہینسو)
☆ سات جہاتی ہومیو پیتھی: مرکبات کی سائنسی بنیاد
☆ مریض کیلئے "مشابہ ترین" مرکب کی تیاری
☆ ریپرٹری کا نزولی ابجدی اور میازمی استعمال
☆ میٹریا میڈیکا کا نزولی ابجدی اور مزاجی استعمال
☆ روزمرہ ہومیو پیتھی انتہائی مختصر اور آسان شکل میں
☆ نبض، نغذ، علم التشخیص اور پیتھالوجی کا جدید استعمال
☆ "ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل" کا ریپرٹریکل، تھیراپیوٹیکل، کونیکل، لیفاہیٹیکل اور ٹیبولر استعمال

ایک سالہ پوسٹل/ٹیوشنل ٹریننگ کلاس
داخلہ جاری ہے
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
علوم شرقی ربوہ ☎ 04524-212694

پھولوں کی ورائٹی اور سبزیوں کے بیج
✿ گلشن احمد نرسری میں موسم بہار کے مختلف پھولوں کے گملوں کی سیل جاری ہے جس میں پٹونیا، ڈبل پٹونیا۔ پینزی۔ سٹیک وغیرہ سستے داموں دستیاب ہیں۔ اعلیٰ قسم کے ہر سائز کے گملے نیز دیوار پر لگانے والے گملے اور لٹکانے والی ٹوکریاں بھی دستیاب ہیں موسم گرما کی سبزیوں کے بیج اور گھروں میں سپرے کرنے کا بھی معقول انتظام ہے۔ (انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

اکسیر بلڈ پریشر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Fax:213966 ☎ 04524-212434

میٹرک کے طلباء متوجہ ہوں
میٹرک اور مڈل کے امتحان سے فارغ ہونے والے طلباء کے لئے کمپیوٹر اور انگلش لینگویج کے بین الاقوامی معیار کے مطابق شارٹ کورسز کا
یکم اپریل سے بفضلہ تعالیٰ آغاز
میٹرک کے واقفین نو کے لئے خصوصی رعایت
کورسز کے ساتھ انٹرنیٹ اور ای میل کرنا مفت سیکھیں
ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگویج سٹڈیز
کالج روڈ ربوہ۔ فون 212088

CHILDERN BROUGHT UP THROUGH HOMOEOPATHIC TREATMENT ARE HEALTHY INTELLIGENT AND STRONG
DR. MANSOOR AHMAD
D.583.FAISAL TOWN LAHORE, PH:5161204

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61